فرضی قصّے کہانیوں اور جھوٹے لطیفوں سے پاک بچّوں کا میگزین

پندرہ روزہ

روضۃ الاطفال

لاہور پاکستان

130 26 اکتوبر 2012ء 9 ذوالحجہ 1433ھ

ایک پرنالے کی کہانی

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ

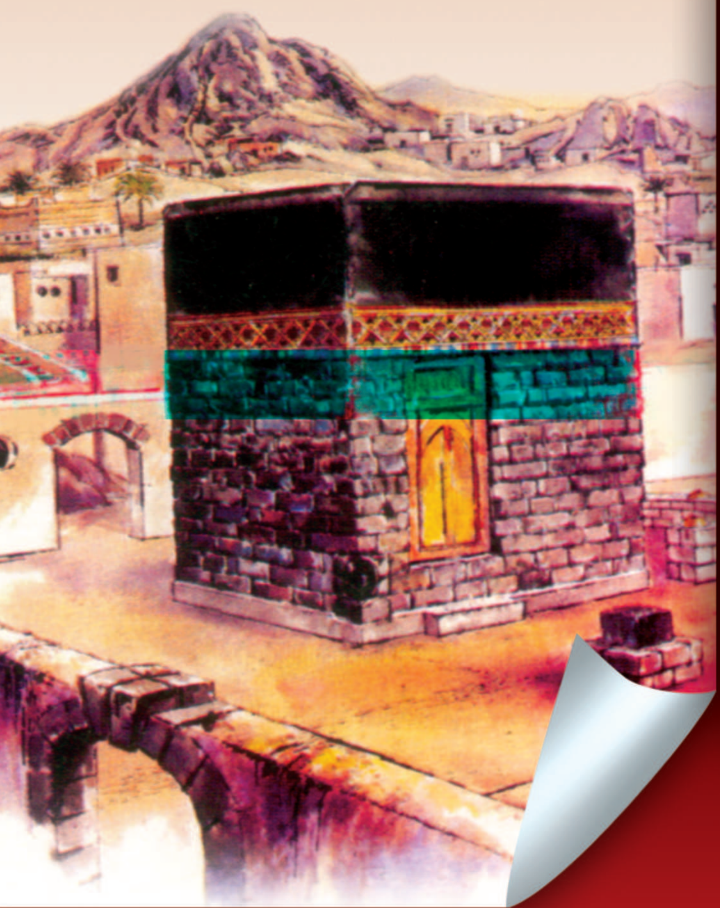

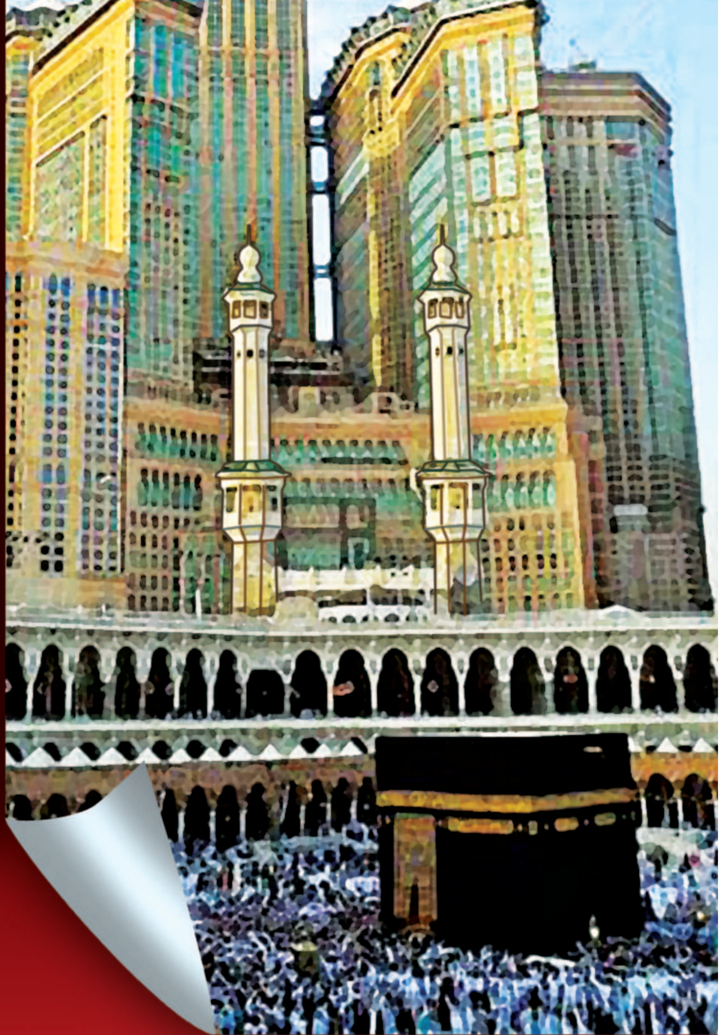

دعاءِ ابراھیم علیہ السلام کی قبولیت

قیمت 5 روپے

فرمانِ الٰہی جل جلالہ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم کسی گروہ کے مقابل ہو تو جمے رہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔

﴿سورۃ الانفال:45﴾

(میمونہ بنت فاروق۔شاہ کوٹ)

حدیثِ نبوی ﷺ

ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے مقابلے میں دوسرے کوئی ایام ایسے نہیں جن میں نیک عمل اللہ رب العزت کو ان دس دنوں سے زیادہ محبوب ہوں۔سوائے اس مجاہد کے جو اپنے جان و مال کے ساتھ نکلا پھر واپس نہ آیا اور شہید ہوگیا۔

﴿بخاری﴾

(حافظہ ذونیرہ۔فاروق آباد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی بات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جی پیارے بچو!

کیسے ہیں نونہالانِ وطن؟ امید ہے خیریت سے ہوں گے۔کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ ہم ہمیشہ یہ کیوں کہتے ہیں کہ امید ہے خیریت سے ہوں گے۔کیونکہ ہمیں یہ یقین ہے کی آپ صبح وشام کے اذکار اور دعائیں پڑھتے ہیں۔جس کے نتیجے میں آپ بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ مصیبتوں کو آپ سے دور کر دیتے ہیں۔

کیسی چل رہی ہیں عید کی تیاریاں؟........یقیناً خوب زور وشور سے جاری ہوں گی۔قربانی کا جانور بھی اگر گھر آ گیا ہے تو اس کی بھی خوب خدمتیں ہو رہی ہوں گی۔لیکن اس موقع پر آپ نے دکھاوے سے مکمل اجتناب کرنا ہے کیونکہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے کہ ریاکاری نیکیوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔قربانی کے جانور کی خوب خدمت کریں یہ باعث اجر وثواب ہے۔

ہم ہر سال یہ عید حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کی یاد میں مناتے ہیں۔ہمارے والدین جانور بھی قربان کرتے ہیں لیکن ہم قربانی کی یاد میں کیا کرتے ہیں؟ ہمیں بھی اس سنت کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔لیکن آپ یہ کام کیسے کر سکتے ہیں، اس کا طریقہ ہم آپ کو بتاتے ہیں۔آپ میں سے بہت سے بچے یہ جانتے ہوں گے کہ پاکستان کے کچھ علاقوں میں سیلاب آیا ہوا ہے۔وہاں کے لوگ ہماری امداد کے منتظر ہیں۔آپ نے محض یہ کرنا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی سنت زندہ کرتے ہوئے اپنا وقت قربان کرنا ہے۔اپنے ہم وطن بھائیوں کے لئے قربانی کی کھالیں جمع کرنی ہیں۔ان کی قربانی کی کھالوں کو بیچ کر سیلاب زدگان کے لئے کپڑے اور دیگر ضرورت کی چیزیں خریدی جائیں گی۔اس طرح وہ تمام لوگ بھی عید کی خوشیوں میں ہمارے ساتھ شریک ہوسکیں گے۔

اور جو بچہ سب سے زیادہ کھالیں جمع کرے گا اس کو روضۃ الاطفال کی جانب سے انعام دیا جائے گا۔

والسلام

اللہ آپ کا حامی وناصر ہو

آمین

ربنا

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

اَللّٰہُ اللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا۔ (سنن ابی داؤد:1525)

اللہ اللہ میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہیں کرتا۔

ایڈیٹر: عبدالرحمٰن

خط وکتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور / ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575

لاٹھی کا تحفہ

اے عبداللہ! ادھر آ۔

جی اللہ کے رسول ﷺ! عبداللہ حاضر ہے۔

مجھے اطلاع ملی ہے کہ خالد بن سفیان لوگوں کو اکٹھا کر رہا ہے۔ اس کا مقصد مجھ سے جنگ کرنا ہے۔ اس وقت وہ ''عُـرَنَہ'' کے مقام پر موجود ہے۔ اس تک پہنچو اور اسے قتل کر دو۔

عبداللہ بن انیس ؓ: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کی کوئی نشانی بتا دیں تا کہ میں اسے پہچان سکوں۔''

رسول اللہ ﷺ: ''اے انیس کے بیٹے عبداللہ جب تو اسے دیکھے گا تو محسوس کرے گا کہ اس پر کپکپی طاری ہے۔''

حضرت عبداللہ ؓ کہتے ہیں کہ اب میں نے اپنی تلوار لٹکائی اور نکل کھڑا ہوا۔ آخر کار میں نے ''عُـرَنَہ'' میں اس کو جا پکڑا۔ جب میں اس کے پاس پہنچا تو کجاوے اس کی اونٹنیوں پہ رکھے جانے کے لئے تیار تھے، جن میں عورتیں بیٹھی تھیں۔ قافلہ روانہ ہونے کو تیار تھا۔ اس وقت عصر کی نماز کا وقت بھی ہو چکا تھا۔ میں نے جب خالد بن سفیان کو دیکھا تو اسے اسی طرح پایا جس طرح اللہ کے رسول ﷺ نے بتایا تھا۔ میں نے اس کی طرف رخ کیا۔ اب میں اس بات سے بھی ڈرنے لگا کہ میرے اور اس کے درمیان کشمکش طول پکڑ گئی تو کہیں اس وجہ سے میری نماز ہی نہ رہ جائے۔ چنانچہ میں نے نماز پڑھنا شروع کر دی اور اس کی جانب چلنے لگا۔ سر کے اشارے سے رکوع اور سجدہ کرتا چلا گیا۔ پھر جب میں اس تک پہنچ گیا تو وہ مجھے دیکھ کر پوچھنے لگا: ''کون آدمی ہے؟'' میں نے کہا: عرب کا ایک شخص ہے' اس نے آپ کے بارے میں سنا ہے اور اس شخص (محمد کریم ﷺ) کے خلاف لڑائی کے لئے لوگوں کے اجتماع کے بارے میں سنا ہے۔ چنانچہ یہ شخص اس مقصد کے لئے آ گیا ہے۔''

یہ سن کر وہ کہنے لگا: ہاں ہاں! یہ سارا کچھ میں ہی کر رہا ہوں۔ اب میں اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا حتیٰ کہ جب میں نے دیکھا کہ اب وہ میری دسترس میں آ گیا ہے تو میں نے موقع پا کر تلوار کا وار کر کے اسے قتل کر ڈالا۔ پھر میں نکل کھڑا ہوا اور اسے اس حال میں چھوڑا کہ کجاووں میں بیٹھی اس کی عورتیں اس کی لاش پر اوندھے منہ گری پڑی تھیں۔ پھر میں منزلیں طے کرتا ہوا اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آ پہنچا۔

آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''چہرہ کامیابی پا کے آیا ہے۔''

میں نے عرض کی ''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اسے قتل کر ڈالا ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے سچ کہا ہے۔ پھر آپ ﷺ میرے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد آپ ﷺ اپنے گھر تشریف لے گئے اور باہر آ کر مجھے ایک لاٹھی عطا فرمائی اور کہا: ''اے انیس کے بیٹے عبداللہ! اس کو اپنے پاس سنبھال کے رکھنا۔''

یہ عصا لے کر جب میں لوگوں کے پاس آیا تو صحابہ نے پوچھا: اس عصا کا مطلب کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: ''یہ عصا مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ اس کو سنبھال کے رکھنا۔''

صحابہ ؓ نے کہا: ''کیا تم اللہ کے رسول ﷺ کے پاس جاتے نہیں اور جا کر اس کے بارے میں پوچھتے نہیں؟''

چنانچہ میں اللہ کے رسول ﷺ کی طرف پلٹا اور آپ ﷺ سے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے مجھے یہ عصا کس مقصد کے لئے عطا فرمایا ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ لاٹھی میرے اور تیرے درمیان قیامت کے دن ایک نشانی ہو گی' بلاشبہ اس روز لوگوں میں سے بہت تھوڑے ہوں گے جو قیامت کے دن ٹیک لگائے ہوں گے۔''

چنانچہ عبداللہ بن انیس ؓ نے اپنی تلوار کے ساتھ اس عصا کو بھی چمٹا کر رکھا۔ یہ عصا ہمیشہ ان کے پاس رہا حتیٰ کہ جب وہ فوت ہونے لگے تو اس کے بارے میں اپنے ساتھ دفن کرنے کا حکم دے گئے۔ چنانچہ یہ عصا بھی ان کے ساتھ ہی رکھ دیا گیا اور دونوں کو ایک ساتھ ہی دفن کر دیا گیا۔

(بحوالہ: سیرت کے سچے موتی)

(محمد صہیب بن عبدالمجید۔ گوجرانوالہ)

ایک ننھے شہید

حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ اسلامی فوج کے ایک بہت بڑے جرنیل اور فارس کے بہت سے علاقوں کے فاتح تھے۔ حضرت عمیر ؓ ان کے چھوٹے بھائی تھے۔ یہ چھوٹی عمر میں مسلمان ہوئے تھے۔ جنگ بدر کے موقع پر وہ سولہ برس کے تھے۔ حضرت سعد ؓ جب بدر کی طرف روانہ ہوئے' اپنے چھوٹے بھائی کی طرف نظر دوڑائی تو وہ صحابہ کے پیچھے چھپ چھپ کر میدان بدر کی طرف جا رہے تھے۔ انہوں نے بلا کر پوچھا ''بھائی کیا وجہ ہے' اس طرح چھپ چھپ کر کیوں میدان کی طرف جا رہے ہو؟ تو اس نے جواب دیا کہ مجھے خطرہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھ لیا تو بچہ سمجھ کر واپس کر دیں گے۔ حالانکہ میرا پختہ ارادہ ہے کہ میں میدان جنگ میں جاؤں اور اللہ مجھے شہادت سے نوازے۔ حضرت سعد ؓ چھوٹے بھائی کے جذبات سے بہت متاثر ہوئے اور آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میرے چھوٹے بھائی عمیر ؓ جنگ میں جانا چاہتے ہیں تو آپ ﷺ نے لڑکے کو بلایا اور پوچھا تو اس نے اپنے ارادہ کو آپ ﷺ کی خدمت میں دہرا دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپ ابھی بچے ہیں' واپس چلے جائیں۔ حضرت عمیر ؓ نے آپ ﷺ کی بات سنی تو زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ آپ ﷺ نے جب اس ننھے مجاہد کے جذبات دیکھے تو اجازت دے دی۔ حضرت سعد ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس ننھے مجاہد کو تیار کر کے میدان جنگ کی طرف روانہ کر دیا۔ جب وہ مجاہد تلوار کندھے پر لٹکا کر جا رہا تھا تو تلوار بڑی تھی اور مجاہد چھوٹا تھا۔ تلوار قد چھوٹا ہونے کے سبب زمین پر لگ رہی تھی تو اس ننھے مجاہد نے نیام کو گرہ لگا دی تا کہ تلوار زمین سے بلند رہے۔ یہ ننھا مجاہد اسلام کی اس پہلی جنگ میں جوانمردی سے لڑا اور اپنے ارادے کو عملی جامہ پہناتا ہوا شہادت کے بلند مرتبے پر فائز ہو گیا۔

اللہ ہمیں بھی شہادت کی موت نصیب فرمائے۔ آمین

(اخت محمد شعیب۔ گوجرانوالہ)

عہد فاروقی کا انوکھا واقعہ

ایک پرنالے کی کہانی

شہر میں خوب رونق اور چہل پہل تھی' سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے کہ

"حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح"

کی صدا آنے لگی۔ مومن جوق در جوق مسجد میں جمع ہونے لگے۔ مٹی کے گارے' کھجور کی چھال اور تنوں سے بنی یہ مسجد نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ رش صرف نماز کے اوقات میں ہی نہ ہوتا تھا بلکہ ہر وقت یہ مسلمانوں سے بھری رہتی کیونکہ مسلمانوں کا یہی ایوان حکومت تھا اور اسی مسجد کے کچے فرش پر بیٹھ کر ایشیا و افریقہ کی طرف جہادی قافلے روانہ کئے جاتے تھے۔ حسب معمول خلیفہ وقت نے امامت کروائی اور نماز کے بعد وعظ و نصیحت سے دلوں کو گرمانے لگے۔

اس مسجد سے متصل مکان کا پرنالہ مسجد میں گرتا تھا۔ بعض اوقات اس میں سے پانی آتا تو نمازیوں کو تکلیف ہوتی۔ مسجد کے احترام اور نمازیوں کی سہولت کے لئے امیر المومنین نے اس کو اکھڑوا دیا۔ اتفاق سے اس وقت مالک موجود نہ تھے۔ جب وہ گھر آئے تو ناراض ہوئے کہ ان کی اجازت کے بغیر پرنالے کو کیوں اکھڑوایا گیا چنانچہ انہوں نے فوراً ہی قاضی کے ہاں خلیفہ وقت پر دعویٰ دائر کر دیا۔ قاضی صاحب نے وقت کے سب سے بڑے حکمران کے نام فرمان جاری کیا کہ امیر المومنین حضرت عمر ؓ کے خلاف عباس بن عبدالمطلب ؓ نے مقدمہ دائر کر کے انصاف چاہا ہے لہٰذا فوراً حاضر ہو کر مقدمے کی پیروی کریں۔

کوئی عام حاکم یا بادشاہ ہوتا تو اس طلبی کو اپنی توہین سمجھتا مگر عرب و عجم کا یہ حکمران نہایت سادگی کے ساتھ تاریخ مقررہ پر قاضی شہر حضرت ابی بن کعب ؓ کے مکان پہ حاضر ہوئے۔ اندر آنے کی اجازت دیر سے ملی کہ قاضی صاحب نہایت مصروف تھے۔ اتنی دیر مومنوں کے حکمران باہر کھڑے اپنی باری کا انتظار کرتے رہے۔

جب ان کی باری آئی اور مقدمہ پیش ہوا تو خلیفہ وقت حضرت عمر ؓ نے کچھ کہنا چاہا مگر فاضل منصف نے فوراً روک دیا اور فرمایا "مدعی کا حق ہے کہ پہلے اپنا دعویٰ پیش کرے' مہربانی فرما کر آپ خاموش رہیں"۔ بات قاعدہ کی تھی اس لئے آپ ؓ فوراً خاموش ہو گئے اور مقدمے کی کارروائی شروع ہوئی۔

حضرت عباس ؓ نے بیان دیا: "جناب میرے مکان کا پرنالہ شروع سے مسجد نبوی ﷺ کی طرف تھا۔ حضرت محمد ﷺ کے زمانے میں اور خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے عہد میں بھی' مگر اب خلیفہ وقت نے اسے اکھاڑ پھینکا جس سے میرا نقصان ہوا ہے اور میری دل شکنی ہوئی ہے۔"

حضرت ابی بن کعب ؓ نے فرمایا امیر المومنین! آپ صفائی میں کیا کہنا چاہتے ہیں؟

حضرت عمر ؓ بولے: "بے شک پرنالہ میں نے ہی اکھڑوایا ہے اور میں ہی اس کا ذمہ دار ہوں لیکن اس کی ایک وجہ بھی ہے کہ پرنالے سے بعض دفعہ پانی آئے تو نمازیوں پر چھینٹے پڑتے ہیں۔ اس لئے لوگوں کی سہولت اور آرام کے لئے میں نے پرنالے کو اکھڑوا دیا۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں میں نے کوئی نامناسب حرکت نہیں کی۔"

ابی بن کعب ؓ: بولے عباس ؓ اب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

حضرت عباس ؓ: واقعہ یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے میرے لئے خود اپنی مبارک چھڑی سے زمین پر نشانات مقرر کئے اور انہی پر میں نے اپنا گھر بنایا۔ جب میرا گھر بن چکا تو آپ ﷺ نے پرنالہ اپنے حکم سے اس جگہ رکھوایا۔ صرف یہی نہیں بلکہ آپ ﷺ نے مجھ سے کہا کہ پیارے چچا جان! میرے کندھوں پر کھڑے ہو کر اس کو نصب کریں۔ میں نے پہلے تو انکار کیا مگر رحمت اللعالمین ﷺ کے اصرار پر میں نے آپ ﷺ کے کندھوں پہ کھڑے ہو کر یہ پرنالہ لگا دیا۔ جسے امیر المومنین ؓ نے بغیر میری اجازت و موجودگی کے اکھاڑ دیا ہے۔

ابی بن کعب ؓ: "آپ اس واقعے کا کوئی گواہ پیش کر سکتے ہیں؟"

حضرت عباس ؓ: "جناب ایک دو نہیں متعدد گواہ پیش کر سکتا ہوں"۔ چنانچہ وہ باہر نکلے اور چند انصاریوں کو تلاش کر کے لے آئے جنہوں نے یہ شہادت دی کہ ہمارے سامنے آپ ﷺ نے حضرت عباس ؓ کو کندھوں پر چڑھا کر پرنالہ لگوایا۔

گواہی ختم ہوتے ہی وقت کا سب سے بڑا حکمران جواب تک آنکھیں نیچی کئے مقدمے کی کارروائی سن رہا تھا آگے بڑھا اور حضرت عباس ؓ سے معافی مانگنے لگا کہ میرا قصور معاف کر دیں۔ مجھے ہرگز علم نہ تھا کہ حضرت محمد ﷺ نے یہ پرنالہ لگوایا ہے ورنہ بھول کر بھی مجھ سے یہ فعل سرزد نہ ہوتا۔ اب اس کی تلافی اسی طرح ہو سکتی ہے کہ آپ ؓ میرے کندھوں پر چڑھ کر اسے دوبارہ نصب کر دیں۔

قاضی شہر حضرت ابی بن کعب ؓ نے تائید کی کہ آپ ؓ کو ایسا ہی کرنا چاہیے۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر کے بعد شہر کے مکینوں نے دیکھا کہ قیصر و کسریٰ کے در و دیوار جس کا نام سن کر کانپتے ہیں وہ نہایت عاجزی کے ساتھ دیوار کے نیچے کھڑا ہے اور عباس ؓ ان کے کندھوں پر چڑھ کر پرنالہ نصب کر رہے ہیں۔

اطاعت' محبت' انصاف اور مساوات کا ایسا حیرت انگیز واقعہ تاریخ اسلام میں ہی ملے گا اور کسی مذہب کی تاریخ میں نہیں۔ پرنالہ لگانے کے بعد حضرت عباس ؓ فوراً نیچے کودے اور گستاخی کی معافی مانگی۔ ازالے کے لئے اپنا مکان وقف کر دیا کہ مسجد نبوی ﷺ میں شامل کر لیں تاکہ نمازیوں کی تکلیف کا مداوا ہو۔ یوں حضرت عمر ؓ کی انصاف پسندی و انکساری کا یہ واقعہ تاریخ کا حصہ بن کر قیامت تک کے حکمرانوں کے لئے مشعل راہ بن گیا۔

(انتخاب: ارم شائستہ، گوجرانوالہ)

گزشتہ سے پیوستہ

بے مثال حکمران

پچھلی قسط میں بات چل رہی تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سبا کو خط لکھا اور اسے دعوت دی کہ سرکشی چھوڑ دے اور مطیع وفرمانبردار ہو کر میرے پاس چلی آئے۔

اب جب ملکہ سبا نے درباریوں سے مشورہ کیا تو درباریوں نے کہا کہ ملکہ سلامت آپ حکم کریں، ہم اپنی جانیں بھی قربان کر دیں گے۔ لیکن ملکہ سبا سمجھدار تھی۔ اس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی طاقت کا اندازہ تھا۔ اس لئے ملکہ نے کہا کہ جنگ ہمارے مفاد میں نہیں ہے۔ اگر ہم جنگ کریں گے تو ہمارے لئے نقصان دہ ہوگا کیونکہ بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو وہاں بہت فساد اور قتل و غارت ہوتی ہے۔ اس لئے اس خط کے جواب میں ملکہ سبا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو تحائف بھجوائے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس سے حضرت سلیمان علیہ السلام خوش ہو جائیں گے اور میری حکومت بچ جائے گی۔ لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام نے کفر پر مصالحت اختیار کرنے کی بجائے صاف جواب دیا کہ یا تو میرے مطیع ہو جاؤ یا پھر ایک بڑی جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ جس میں تمہیں تباہ و برباد کر دیا جائے گا۔

جب ملکہ سبا کے قاصد اس قدر سخت جواب لے کر واپس پہنچے تو ملکہ اور اس کے درباریوں کو اطاعت کے سوا کوئی چارہ نظر نہ آیا اور یوں ملکہ سبا حضرت سلیمان علیہ السلام کی اطاعت کو اختیار کرنے کے لئے اپنے درباریوں سمیت روانہ ہو گئی۔

ادھر حضرت سلیمان علیہ السلام کے قاصدوں نے بھی ان کو خبر دے دی کہ ملکہ سبا اپنے درباریوں سمیت تشریف لا رہی ہے تو اس موقع پر آپ علیہ السلام نے ملکہ سبا کی عقل کا امتحان لینے کی ٹھانی۔ آپ نے اپنے درباریوں سے کہا کہ کیا کوئی ایسا ہے جو ملکہ بلقیس کا تخت اس کے پہنچنے سے پہلے یہاں لے آئے؟

ایک قوی ہیکل جن اس موقع پر کھڑا ہوا اور یوں عرض کی کہ آپ علیہ السلام مجھے اجازت دیں، میں آپ علیہ السلام کے اٹھنے سے پہلے اس کا تخت یہاں حاضر کر دوں گا۔ لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ مجھے اس سے جلدی تخت چاہیے۔ دربار میں سناٹا چھا گیا کہ اتنی جلدی تخت کون لے کر آئے گا کیوں کہ ایک قوی ہیکل جن تو ناکام ہو گیا تھا۔ پھر اس دربار میں ہی موجود ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا اور بولا کہ آپ حکم کیجئے میں آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے تخت کو یہاں حاضر کر دوں گا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو اجازت دے دی اور یوں پلک جھپکنے میں تخت آپ علیہ السلام کے پاس پہنچ گیا۔

بچو! یہاں سے آپ کو اندازہ تو ہو ہی گیا ہوگا کہ اللہ تعالی نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو کس قدر وسیع اختیارات عطا فرمائے تھے۔ اس دور میں جب سفر بھی جانوروں پر یا پیدل ہوتے تھے لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام نے میلوں دور موجود تخت کو پلک جھپکنے کے عرصے میں منگوا لیا۔ آج سائنس کی اتنی ترقی کے باوجود یہ کام کوئی نہیں کر سکتا کہ ایک پلک جھپکنے کے عرصے میں میلوں دور سے کوئی بھی کسی چیز کو اپنے پاس منگوا سکے۔

خیر بات چل رہی تھی تخت کی۔ اب جب تخت پہنچ گیا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس تخت میں کچھ تبدیلیاں کروا دیں۔ ملکہ سبا کی آمد سے قبل حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک اور کام کیا۔ آپ علیہ السلام نے شیشے کا ایک محل تعمیر کروایا۔ بالکل شفاف شیشے کا اور اس کے فرش کے نیچے پانی کا حوض بنوا دیا جس میں مچھلیاں تیرتی تھیں۔ وہ فرش دیکھنے میں بالکل ایسا لگتا تھا کہ جیسے تالاب ہے۔

محل تیار ہو گیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھ گئے۔

جب ملکہ بلقیس دربار میں پہنچی تو اس قدر شان و شوکت دیکھ کر دنگ رہ گئی۔ اس نے سمجھا کہ شاید فرش کی بجائے تالاب ہے۔ لہٰذا اس نے اپنے پائنچے اوپر اٹھا لئے لیکن اسے بتا دیا گیا کہ یہ فرش شیشے کا ہے اور اس کے نیچے مچھلیاں ہیں۔ لہٰذا اپنے پائنچے نیچے کر لو پھر جب اس نے تخت کو دیکھا تو حیران رہ گئی کہ یہ تو اس کا تخت تھا۔ لیکن وہ تو اپنا تخت یمن میں چھوڑ کر آئی تھی۔ اس بات نے اسے حیران کر دیا۔ لہٰذا جب اس کے سامنے حقیقت کھلی تو وہ حضرت سلیمان علیہ السلام پر ایمان لے آئی اور بت پرستی چھوڑ دی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے دور میں بیت المقدس کو دوبارہ تعمیر کروایا۔ اس کی پہلی تعمیر تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کی تھی لیکن حضرت سلیمان نے اس کو جنوں سے تعمیر کروایا اور یوں بہت مضبوط عمارت وجود میں آئی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کا قصہ بھی بہت عجیب ہے۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ آپ علیہ السلام اپنے عصا کے سہارے کھڑے تھے اور جنوں کے کام کی نگرانی کر رہے تھے۔ اس دوران آپ کو موت نے آ لیا لیکن جنوں کو معلوم نہ ہو سکا۔ اس دوران آپ کے عصا کو گھن لگ گیا اور یہ گھن آہستہ آہستہ عصا کھاتا رہا۔ جب عصا کمزور ہو کر ٹوٹ گیا تو آپ کا بدن مبارک زمین پر گرا۔ اس کے بعد جنوں اور دیگر لوگوں کو معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات ہو چکی ہے۔

آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ علیہ السلام کا بیٹا بعام بادشاہ ہوا۔ اس نے سترہ سال حکومت کی اور اس کے بعد بنی اسرائیل کی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

(بلال وظیم)

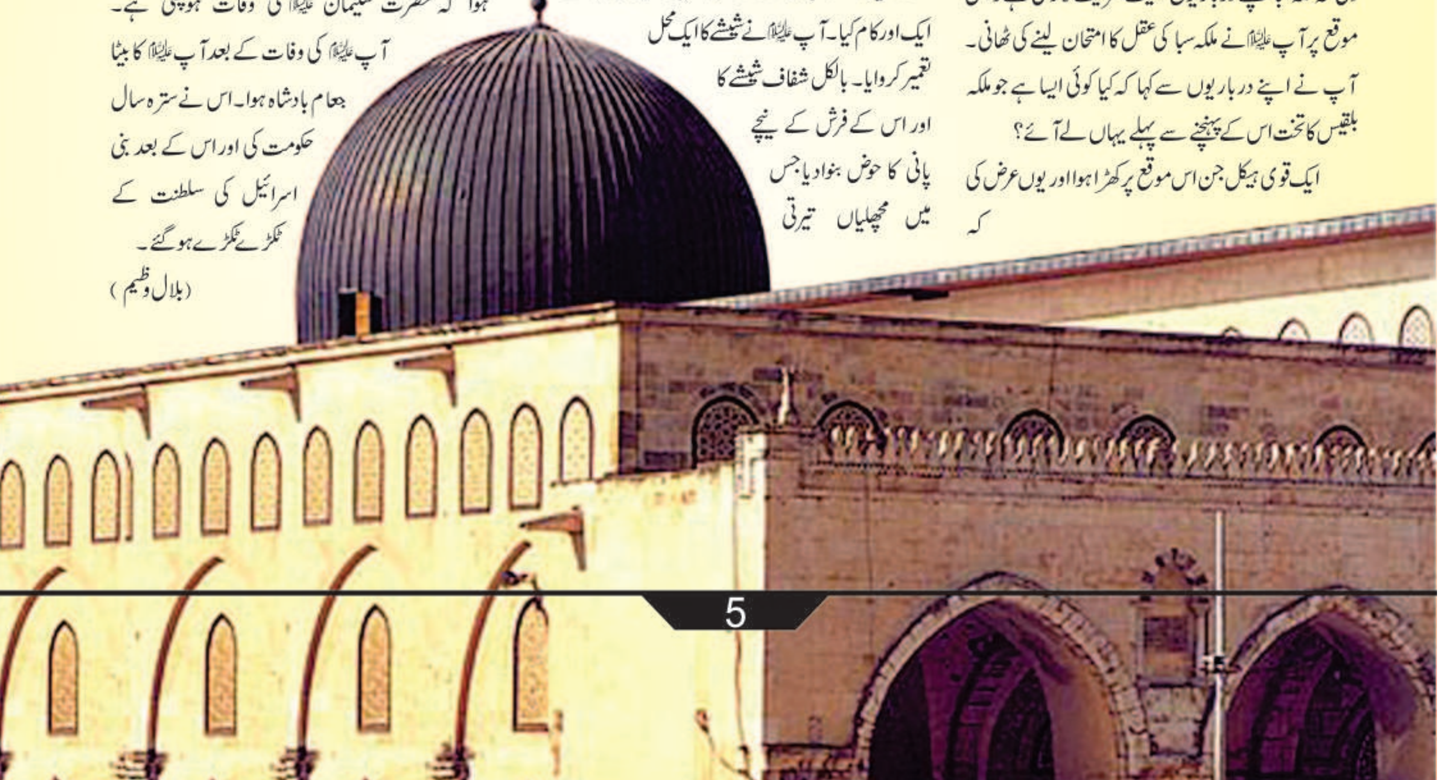

گلدستہ روضہ

بچے کا جذبہ

میرا بھائی طلحہ پانچ سال کا ہے اس کو دعا مانگنے کا بہت شوق ہے۔ اس کو اگر موقع مل جائے تو جب سارے گھر والے اکٹھے ہوں تو وہ دعا مانگنا شروع کر دیتا ہے تا کہ سب آمین کہیں۔ وہ اپنی دعا میں کشمیر کے بارے میں ضرور دعا مانگتا ہے۔ جب وہ چار سال کا تھا تو ایک دن وہ دعا مانگ رہا تھا کہ اس نے کہا کہ اللہ کشمیر آزاد کر دے۔ پھر کہنے لگا ''ابو کشمیر میں ایسا کیا ہے جو اس کو آزادی چاہیے''۔ ابو کہنے لگے بیٹا وہاں ہمارے مظلوم بھائی ہیں' بچے ہیں جن کو کافر مارتے ہیں' کافروں نے ان کو باندھ رکھا ہے' اس لئے کہتے ہیں۔ میری بہن کہنے لگیں طلحہ! وہاں آپ کے ہم عمر بچے ہیں۔ کافر ان کو مارتے ہیں' ان کو باہر نہیں جانے دیتے۔ مار مار کر ان کا خون نکال دیتے ہیں۔ اتنا سننا تھا کہ طلحہ رو دیا' روتے روتے بولا اللہ! ان بچوں کو تکلیف ہوتی ہے' اللہ ان کو آزاد کر دے' اللہ جی ان کو آزاد کر دے۔ اتنا کہا اور روتا روتا سو گیا۔

(مریم بشیر۔قصور)

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت محمد ﷺ سے اپنی ضرورت بیان کی کہ راستوں پر بیٹھنے کے بغیر چارہ نہیں ہے کیونکہ بعض اوقات گھر میں جگہ کم ہوتی ہے۔ کبھی جتاعی معاملات کے لئے مل بیٹھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں راستے کے حقوق ادا کرنے کی شرط کے ساتھ راستے پر بیٹھنے کی اجازت دے دی۔ اس حدیث میں راستے کے پانچ حقوق یہ ہیں۔

۱۔ نگاہ نیچی رکھنا

۲۔ کسی کو تکلیف نہ دینا۔

۳۔ سلام کا جواب دینا۔

۴۔ نیکی کا حکم دینا۔

۵۔ برائی سے منع کرنا۔

بعض دوسری احادیث میں بھولے ہوئے کو راستہ بتانا۔ مظلوم کی مدد کرنا۔ چھینک مار کر الحمدللہ کہنے والے کو یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہنا' بوجھ اٹھانے میں مدد کرنا بھی آیا ہے۔

(فتح الباری حدیث نمبر ۶۲۲۹)

(حافظ توصیف رضا' مزمل سلیم۔قصور)

نماز

پھول رحمت کے کھلاتی ہے نماز
رستہ جنت کا دکھاتی ہے نماز
آگ دوزخ کی بجھاتی ہے نماز
ہر برائی سے بچاتی ہے نماز
شاہ و گدا میں بھی نہیں رکھتی تمیز
فرق دنیا کے مٹاتی ہے نماز
سوہنے رب سے مسلمانو! سنو
ہر نمازی کو ملاتی ہے نماز
درس دیتی ہے طہارت کا نماز
پاک رہنا بھی سکھاتی ہے نماز

(اخت عمر عبدالوہاب۔گوجرانوالہ)

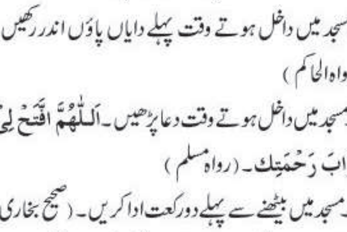

مسجد کے آداب

۱۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھیں۔ (رواہ الحاکم)

۲۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت دعا پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ (رواہ مسلم)

۳۔ مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کریں۔ (صحیح بخاری)

۴۔ مسجد میں داخل ہونے کے بعد گردنیں پھلانگتے ہوئے آگے جانا منع ہے۔ (سنن ابوداؤد)

۵۔ نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا بھی انتہائی سخت گناہ ہے۔ (جامع ترمذی)

۶۔ مسجد میں کوئی بدبودار چیز کھا کر نہ آئیں۔ (صحیح مسلم)

۷۔ مسجد سے باہر نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے باہر رکھیں اور دعا پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (رواہ مسلم)

(حافظ راشد منیر۔لاہور)

اللہ تعالیٰ کی مہمان نوازی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سورۃ آل عمران کی چند آیات کا مطلب پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے قالب میں قندیلوں کے اندر ہیں۔ ان کا ٹھکانا ایسی قندیلیں ہیں جو عرش کے ساتھ لٹک رہی ہیں' یہ روحیں جہاں چاہتی ہیں گھومتی پھرتی ہیں۔ پھر اپنی قندیلوں میں آرہتی ہیں۔ یہ اپنی اس زندگی میں مگن تھیں کہ رب ذوالجلال نے ان کی طرف جھانک کر دیکھا اور ان سے پوچھا: ''تمہیں کچھ چاہیے؟'' انہوں نے کہا کہ اے ہمارے رب ہم کیا مانگیں؟ جہاں ہم چاہتے ہیں جنت میں سیر کرتے ہیں۔ نعمتیں خواہشات سے بڑھ کر موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تین بار ان سے یہی سوال کیا۔ انہوں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ تو پوچھتے ہی رہیں گے تو کیوں نہ ہم کچھ مانگ لیں۔ آخر کار وہ کہیں گے ''اے اللہ! ہمارا سوال یہی ہے کہ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں واپس لوٹا دے۔ حتیٰ کہ ہم تیرے رستے میں ایک بار پھر شہید کر دیئے جائیں''۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ دیکھیں گے کہ ان کی کوئی خواہش نہیں تو ان سے پوچھنا چھوڑ دیں گے۔ (مسلم' کتاب الامارۃ)

(مزمل حسین۔کسووال)

انمول موتی

۱۔ مصیبت کی جڑ انسان کی گفتگو ہے۔

۲۔ عقل مندی کی پہچان کم گوئی ہے۔

۳۔ خوشی کی زندگی کے لئے زبان کو شکوہ سے روکے رکھو۔

۴۔ برے لوگوں کی ہم نشینی سے تنہائی بہتر ہے۔

۵۔ علم بغیر عمل کے بےکار ہے۔

(اقصیٰ شیث' طیبہ سلیم۔ارزانی پور)

آواز محمد ﷺ کا اثر ختم نہ ہوگا
تھک جائے گا سورج ، یہ سفر ختم نہ ہوگا
آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والو!
تمہارا حشر نمرود اور فرعون سے کم نہ ہوگا
(حمنہ بنت عبدالغفور۔کھڑیانوالہ)

☆☆☆☆☆

جو کرتے ہیں شانِ محمد ﷺ میں گستاخی
ان کی گردنیں اڑاتے ہیں محمد ﷺ کے سپاہی
(اقراءسرور۔سادوگورائیہ)

☆☆☆☆☆

بنی اغیار کی اب چاہنے والی دنیا
رہ گئی اپنے لئے ایک خیالی دنیا
ہم تو رخصت ہوئے ، اوروں نے سنبھالی دنیا
پھر نہ کہنا ہوئی توحید سے خالی دنیا
(انس حبیب۔سمندری)

دشمن جان پرمہربانی

خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے نافذ کردہ عادلانہ اسلامی نظام کے بہت سے حاسدین اور مخالفین تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ خلیفہ ان کی بدکرداری کے راستے میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں اور ان کی بات ماننے کو ہرگز تیار نہیں ہیں تو ان کے غلام کو ایک ہزار دینار میں خریدا گیا اور اس سے کہا گیا کہ تم خلیفہ کے کھانے میں زہر ملادو۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور آپ نے وہ کھانا کھالیا۔ زہر کے اثر سے بیمار ہوگئے۔ طبیب نے بتایا کہ آپ کو زہر دیا گیا ہے۔ فرمایا جس دن مجھے زہر دیا گیا تھا مجھے معلوم ہوگیا تھا۔ پھر اپنے اس غلام کو طلب کیا جس نے انہیں زہر دیا تھا۔ کہنے لگے ''تمہاری بربادی! تم نے یہ کام کیوں کیا؟''۔ اس نے کہا کہ ایک ہزار دینار کے لئے جو مجھے ادا کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ ''جاؤ یہ رقم جلدی سے لیکر آؤ''۔ جب وہ ہزار دینار لے کر آیا تو آپ نے اسے بیت المال میں جمع کرنے کا حکم دیا اور غلام سے کہا جلدی سے بھاگ جاؤ تاکہ تمہیں کوئی تلاش نہ کرسکے ورنہ لوگ تمہیں ہلاک کردیں گے۔

(حافظ صفی الرحمٰن عاصم)

امام المجاہدین کا ''پہلاغزوہ''

پیارے بچو! آپ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ کی مدنی زندگی جہاد فی سبیل اللہ سے عبارت ہے۔ مگر کیا آپ جانتے ہیں کہ ''اس اللہ کے سپاہی نے سب سے پہلے جو قدم جہاد فی سبیل اللہ کے لئے اٹھایا وہ موقع کونسا تھا؟ کس علاقے کی طرف پیش قدمی کی؟ ۔ جی ہاں ہم بتلاتے ہیں کہ قمری لحاظ سے ۲ ہجری اور ماہ صفر تھا۔ عیسوی لحاظ سے ماہ اگست ۶۲۳ عیسوی کو رسول اللہ ﷺ نے ایک سفید کپڑا منگوایا اور اسے جھنڈے کی شکل دے کر سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھمادیا۔ رسول اللہ ﷺ مدینہ سے روانہ ہوئے تو ستر صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ نے مقام ودان پر پہنچ کر قیام کیا۔ (جو کہ رابغ سے مدینہ جاتے ہوئے ۲۹ میل کے فاصلے پر ہے) آپ ﷺ دراصل قریش کے ایک تجارتی قافلے کو روکنے کے لئے آئے تھے مگر کوئی معاملہ درپیش نہ آیا۔ البتہ بنوضمرہ کے سردار عمرو بن مخشی الضمری سے حلیفانہ معاہدہ طے کیا۔ یہ پہلی فوجی مہم تھی جس میں رسول اللہ ﷺ بنفس نفیس شریک ہوئے اور پندرہ دن مدینہ سے باہر رہ کر واپس آئے۔ آپ ﷺ کی غیر موجودگی میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے قائمقام تھے۔

(بحوالہ۔الرحیق المختوم۔عمر فاروق۔گوجرانوالہ)

اقوال زریں

۱۔ دنیا وہ ہے جو تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے غافل کردے۔
۲۔ جو نفس کی گرفت میں رہیں وہ مقامِ قرب نہیں حاصل کرسکتے۔
۳۔ ظاہر اور باطن دونوں کی اصلاح سے کامل ایمان نصیب ہوتا ہے۔
۴۔ معمولی نیکی کو حقیر نہ سمجھو، شاید میزان عمل میں وہی نیکی نجات کا ذریعہ بن جائے۔
۵۔ حلال روزی سے دل میں جو نور پیدا ہوتا ہے وہ اور کسی چیز سے نہیں ہوتا۔
۶۔ آدمی کی قیمت اعتماد میں ہے، یہی زندگی کی معراج ہے۔
۷۔ دانائی کی سب سے بڑی بات اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ہے۔

(عرفان علی فریدی۔چیچہ وطنی)

ہم مسلمان ہیں

کیوں نہ اچھے بنیں
سب سے مل کر رہیں
راہ سیدھی چلیں
ہر بدی سے بچیں
ہم مسلمان ہیں
جھوٹ ، چوری، دغا
کام ہو جو بڑا
جس سے رب ہو خفا
دور اِس سے رہیں
ہم مسلمان ہیں
جانتا ہوں میں جب
اس سے خوش ہوگا رب
پھر بڑوں کا ادب
کیوں نہ دِل سے کریں
ہم مسلمان ہیں
اپنے پیارے نبی ﷺ
جن کے ہیں امتی
ان کی ہم پیروی
کیوں نہ ہر دم کریں
ہم مسلمان ہیں

(حافظ محمد انس سعید۔فورٹ عباس)

دعاءِ ابراھیم علیہ السلام کی قبولیت

حنظلہ عماد

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ

حرم کا حسین منظر......تلبیہ کی گونج...... دنیا بھر سے ہر رنگ، ہر نسل اور ہر بولی کے لوگ......

تلبیہ کے کلمات تو جیسے خود بخود ہی زبان سے ادا ہوتے جا رہے تھے۔ طواف بھی اپنے آپ ہی ہوتا جا رہا تھا۔ نہ کوئی تھکان تھی اور نہ ہی اکتاہٹ، آبِ زم زم کی فراوانی مزید طاقت مہیا کر رہی تھی۔

ان سب سے بڑھ کر اللہ کے گھر میں بیٹھ کر اس سے کی جانے والی دعائیں، التجائیں......اس یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کبھی رد نہیں کریں گے۔

خانہ کعبہ پر پڑنے والی نظر جونہی پلٹتی، ایمان کی تقویت کا باعث بنتی۔

انہی خیالات میں مگن میری سوچ نے اپنا رخ بدلا۔

اس کے آغاز کی طرف نظر دوڑائی، ساری دنیا کا مرکز بننے والے اس بیت اللہ کی ابتدائی تعمیر کی طرف۔

اس کی تعمیر کے ابتدائی مناظر گویا میری آنکھوں کے سامنے گھوم گئے۔

☆☆☆☆☆

باپ اور بیٹا اللہ کے حکم کی تعمیل میں مصروف ہیں۔

بیٹا! مجھے پتھر پکڑاتے جاؤ میں انہیں یہاں نصب کرتا ہوں۔

لیکن پتھر نصب کرتے کرتے ایک خاص پتھر کی ضرورت آن پڑی۔ باپ نے بیٹے کو حکم دیا کہ جاؤ بیٹا اس پتھر کو تلاش کر کے لاؤ۔

بیٹا پتھر ڈھونڈ کر لاتا ہے لیکن پتھر تو نصب ہو چکا ہے۔

یہ پتھر کہاں سے آیا؟ بیٹے نے سوال کیا۔

یہ پتھر اس نے دیا جو کسی کا محتاج نہیں ہے۔ باپ نے شفقت سے جواب دیا۔

یہ دونوں باپ بیٹا تندہی سے ایک چھوٹا سا گھر بنانے میں مصروف ہیں لیکن یہ گھر وہ اپنے لئے نہیں بنا رہے بلکہ یہ گھر وہ اللہ کے لئے بنا رہے ہیں۔ یہ اللہ کا گھر ہے۔ اللہ نے انہیں حکم دیا ہے کہ دونوں باپ بیٹا میرا گھر تعمیر کرو۔

اب جس جگہ گھر تعمیر ہو رہا ہے وہ صحرا ہے۔ وہاں کوئی آبادی نہیں ہے لیکن چونکہ اللہ کا حکم ہے اس لئے باپ بیٹا بغیر کچھ سوچے حکم کی تعمیل میں مصروف ہیں۔

اس دوران باپ بیٹا اپنے رب سے دعائیں کر رہے ہیں کہ اے اللہ! ہماری اس ادنیٰ سی کاوش کو قبول کر لے۔ قرآن پاک میں یہ دعا ان الفاظ میں نقل ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

(سورۃ البقرۃ:127)

"اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما، بے شک تو ہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے"۔

گھر تو تعمیر ہو گیا ہے۔ لیکن اب یہاں آئے گا کون؟ اس صحرا میں کون اس میں حاضری دے گا؟ اس گھر کو آباد کرنے کے لئے دونوں باپ بیٹا اپنے رب سے خشوع و خضوع سے دعائیں کرتے ہیں۔

اے اللہ! اس گھر کو آباد کر۔ اس شہر کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنا۔ یہاں کے باسیوں کو پھلوں کا رزق عطا کر۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جب خانہ کعبہ تعمیر کیا تو اس وقت کوئی گمان بھی نہ کر سکتا تھا کہ یہ گھر دنیا میں اتنا بڑا گھر بن جائے گا۔ اپنی تعمیر کے بعد یہ گھر مرکز ہی رہا ہے۔ عربوں کی تجارت کا مرکز، ثقافت کا مرکز۔ اس کے متولی ہمیشہ مکرم رہے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مانگی گئی دعاؤں کا نتیجہ یہ نکلا کہ گارے، مٹی اور پتھروں سے تعمیر ہونے والا بیت اللہ اس وقت وسعت اختیار کر چکا ہے۔

بنو جرہم ہی نہیں بلکہ پورے صحرائے عرب کے چپے چپے سے قبائل یہاں آتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

اسلام کا سورج طلوع ہو چکا ہے۔ کعبۃ اللہ کو نئے پاسبان مل گئے ہیں۔ بتوں اور دیگر آلائشات سے اس گھر کو پاک کر دیا گیا ہے۔ طلوعِ اسلام کے بعد کعبہ مزید وسعت اختیار کرتا چلا گیا ہے۔ اس کی طرف کھنچے چلے آنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جب تعداد بڑھتی ہے تو پھر کعبۃ اللہ بھی تنگی داماں کا شکوہ کرتا نظر آتا ہے۔ اس تنگی کو دور کرنے کے لئے اللہ کے اس گھر کو مزید وسعت دی جاتی ہے۔ مرحلہ وار وسعت کے نتیجے میں اب یہ حرم اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور کا مکہ اسی حرم میں سما گیا ہے۔

گارے اور پتھروں سے آغاز کرنے والا بیت اللہ اب پوری دنیا کا مرکز ہے۔ کچی اینٹوں کی بجائے سنگ مرمر اور دنیا بھر کے قیمتی پتھر یہاں نصب ہیں۔ لاکھوں لوگ بیک وقت نماز ادا کرتے ہیں۔ صرف صحرائے عرب سے ہی نہیں بلکہ پوری دنیا سے لوگ اب یہاں آتے ہیں۔ یہ لوگ ہر رنگ، ہر نسل اور ہر خطے سے تعلق رکھتے ہیں۔

یہاں آ کر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

اجتماعیت اور مساوات کا جو منظر یہاں دیکھنے کو ملتا ہے وہ پوری دنیا میں کہیں دیکھنے کو نہیں ملتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کو قبول فرمایا ہے جس کے نتیجے میں بیت اللہ آج پوری شان سے قائم و دائم ہے اور ہر سال لاکھوں لوگ یہاں آتے ہیں اور حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرتے ہیں جبکہ دیگر ایام میں آنے والے لاکھوں لوگ اس کے علاوہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو بیت اللہ کی زیارت اور حج کی سعادت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آیئے اب فیصل آباد ''مانچسٹر آف ایشیا'' کے کچھ تاریخی مقامات کے بارے میں بتانے سے پہلے بزرگ ہستی محترم ''مولانا عبداللہ لائل پوری'' کی زندگی کے احوال جانتے ہیں۔

عبداللہ لائل پوریؒ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے لائل پور (فیصل آباد) میں شرک وبدعات کے اندھیروں میں دعوت وتوحید کے چراغ روشن کیے۔

مولانا عبداللہ لائل پوریؒ 1914ء میں موضع لشاری (تحصیل سمندری) میں پیدا ہوئے۔ ان کی پیدائش سے کچھ عرصہ بعد ہی ان کے خاندان نے وہاں سے نقل مکانی کر کے قریب کے ایک گاؤں چک نمبر 451 گ ب میں رہائش اختیار کر لی۔ ابتدائی تربیت وہیں ہوئی اور وہیں نشوونما کی منزلیں طے پائیں۔

مولانا کے والد حاجی عنایت اللہ اہل علم کی مجالس میں اٹھتے بیٹھتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں قریب کے ایک گاؤں میں ایک مکتب میں داخل کروا دیا۔

حدیث کی ابتدائی کتابیں اپنے علاقے کے اسی مکتب سے پڑھیں۔ دل میں حصول علم کا شوق موجود تھا۔ لہٰذا دین اسلام کی مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے آپ نے دہلی کا رخ کیا۔ دہلی میں مولانا عبدالوہاب دہلوی کے حلقہ درس میں شامل ہو گئے۔

مولانا عبداللہ میں یہ بہت بڑی خوبی تھی کہ وہ علم وفضل کے ساتھ ساتھ نہایت پرہیزگار بھی تھے۔ نماز بڑی خشوع وخضوع سے ادا کرتے تھے اور ان کے مقتدی خاص قلبی کیفیت محسوس کرتے تھے۔ ان کی تلاوت میں بڑا سوز اور لہجے میں گداز تھا جس سے سامعین کے قلب وذہن میں خاص قسم کا تاثر کروٹ لینے لگتا تھا۔

کتابیں خریدنا اور پڑھنا ان کا اصل مشغلہ تھا۔ ان کے مطلب کی جو کتابیں بھی چھپتیں اس وقت تک چین نہ لیتے جب تک خرید کر پوری کتاب پڑھ نہ لیتے۔

دل تعصب سے خالی اور ذہن عناد ودشمنی سے پاک...... سب سے دوستی اور سب کے خیرخواہ......متقی وپرہیزگار، پیکر سخاوت، مہمان نواز، بلند حوصلہ واخلاق، منجھے ہوئے مدرس، جلیل القدر عالم دین اور چلتا پھرتا کتب خانہ......

10 اپریل 1983ء کو رمضان المبارک سے قبل حجاز مقدس کی طرف حج کے لیے روانہ ہوئے۔ عمرے کے لیے

گزشتہ سے پیوستہ

مانچسٹر آف ایشیا

احرام باندھا ہی تھا کہ اچانک دل میں درد ہوا اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

اب آپ کو فیصل آباد کے تاریخی مقامات کے بارے میں بتاتے ہیں۔

فیصل امین

گھنٹہ گھر اور آٹھ بازار

فیصل آباد کی سب سے تاریخی اور پرشکوہ چیز گھنٹہ گھر اور آٹھ بازار ہیں۔ گھنٹہ گھر کا ذکر گزشتہ قسط میں تفصیلی ہو چکا ہے۔ جبکہ آٹھ بازار باہم جڑے ہوئے اور گول بازار سے بھی ملحقہ ہیں۔

پہاڑی گراؤنڈ

فیصل آباد پہاڑی گراؤنڈ میں دراصل ایک مصنوعی پہاڑی ہے اور اس کے ساتھ وسیع وعریض گراؤنڈ ہے۔ مصنوعی پہاڑی کے اوپر کبھی ہوائی جہاز بھی بنا ہوا تھا مگر اب موجود نہیں ہے۔ گراؤنڈ کے اردگرد دوڑش کے لیے ٹریک بنے ہوئے ہیں۔

دھوبی گھاٹ

دھوبی گھاٹ G C یونیورسٹی کے ساتھ واقع ہے۔ 1943ء میں قائداعظم محمد علی جناح جب لائل پور تشریف لائے تو دھوبی گھاٹ میں ایک بہت بڑا اجتماع ہوا تھا۔ ہر طرف انسانوں کا سمندر تھا۔ تقریباً 2 لاکھ کے قریب افراد تھے۔

ڈی گراؤنڈ

ڈی گراؤنڈ 1950ء میں وجود میں آیا۔ 1947ء میں جو لوگ ہجرت کر کے پاکستان آئے تو فیصل آباد میں ایک جدید رہائشی علاقے کی ضرورت پیش آئی۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ڈی گراؤنڈ کو تعمیر کیا گیا۔ یہاں اہم مرکزی مارکیٹیں ہیں۔

گٹ والا فارسٹ پارک

ننھے قارئین! گٹ والا فارسٹ پارک ایک جنگل نما پارک ہے۔ یہ وہی پارک ہے جس کی پچھلے شمارے میں عکاشہ بھائی نے سیر کروا کر آپ کو ہنسا ہنسا کر پاگل کر دیا تھا۔ لہٰذا میرے خیال میں اس پارک کی جڑیں مزید کریدنے کی ضرورت نہیں۔

جامعۃ الدعوۃ کا عظیم الشان مرکز خیبر، جنگ خیبر کی طرح نشاط آباد پل کے قریب بڑی بلند وبالا وسیع وعریض مسجد، سکول وکالج کی شاندار عمارت، وسیع گراؤنڈ اور دفاتر بھی دل خوش کرتے ہیں۔

جامع مسجد رحمانیہ باغبانپورہ لاہور

یہ ہمارا لاہور میں تیسرا کیمپ تھا' یہاں کیمپ شروع ہونے سے پہلے ہی بچوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ خیر کیمپ شروع ہوا تو بچوں کی تعداد تقریباً 40 تھی جو کہ لاہور کے باقی تمام کیمپوں سے زیادہ تھی۔ سب بچے ہوشیار اور سمجھدار تھے۔ جب کیمپ کا باقاعدہ آغاز ہو چکا تو علاقہ اور گردونواح کے لوگ بھی اس میں دلچسپی لینے لگے اور دوران کلاس پاس بیٹھ کر تعلیمات سے مستفید ہونے لگے۔ دعا اور حدیث کی کلاس میں بچوں کا دھیان قابل توجہ تھا۔ سب بچے دعاؤں' احادیث اور دوسری مصروفیات میں بڑھ چڑھ کر اپنا کردار پیش کر رہے تھے۔ پہلے ہی دن سب بچوں کو کیمپ کے قواعد وضوابط سمجھا دیئے گئے تھے۔ اس لئے ہر بچے کی بس یہی خواہش ہوتی تھی کہ وہی Hero of the Day یا پھر Hero of the Camp بنے۔ یہاں کے بچوں کی ایک اور خاص بات جو مجھے لاہور میں کہیں بھی نہیں نظر آئی وہ تھی ان کی Drawing جو نہایت خوبصورت' شاندار اور معیار سے بڑھ کر ہوتی تھی۔ اس کیمپ میں تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے مقابلہ بھی سخت ہوتا تھا۔ ڈرائنگ کے علاوہ تقریری مقابلہ جات' ترجمہ نماز' بسم اللہ گیم' رمضان کوئز' دعاء حدیث کلاس غرض یہ کہ ہر سیکشن میں مقابلہ کی ایک دوڑ لگی ہوئی تھی۔ ڈرائنگ میں ہمارے محسن بھائی نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ ترجمہ نماز میں عکاشہ' بسم اللہ گیم میں عرفان' تقاریر میں ابوبکر' دعا وحدیث میں عبداللہ وسیم اور رمضان کوئز میں عبدالرحمٰن بھائی نمایاں رہے۔ ڈرائنگ' بسم اللہ گیم اور مختلف مقابلہ جات تو ہر روز ہی ہوتے تھے لیکن سب بچوں کو تو Scavenger Hunt گیم کا انتظار تھا۔ پھر وہ دن بھی آیا جب بچوں کی دو ٹیمیں بنا کر ساری مسجد ان کے حوالے کر دی گئی اور نمازی جو نماز کے بعد بھی مسجد میں بیٹھے رہے تھے وہ بھی لطف اندوز ہوئے۔ یاسر اور فہد بھائی کی معاونت سے یہ کیمپ اتنا اچھا چل رہا تھا کہ محسوس ہی نہیں ہوا کہ کیمپ کب ختم ہو گیا۔ کلاس میں ہر طرح کے بچے تھے' سنجیدہ اور معصوم بچوں میں محسن' ابوبکر' اسامہ' عبدالرحمٰن' عبداللہ اور شرارتی بچوں میں سعد اللہ' عبداللہ وسیم' عکاشہ اور واصف شامل تھے۔ ان کی شرارتوں میں ان کا بچپن صاف نظر آتا تھا اور اس کے علاوہ حمزہ' عبدالرحیم' عبدالوہاب' طلحہ زبیر' عبداللہ ریاض اور عرفان بھائی شامل تھے۔ ان میں سے تقریباً ہر بچے نے انعام حاصل کیا تھا کیمپ کے اختتام پر فائنل رزلٹ کا پتہ چلنا تھا۔ ہماری الحمد یہ روضہ سوسائٹی پاکستان کے مسئول ثاقب مجید بھائی ہمارے آج کے مہمان خصوصی تھے۔ بچوں نے اپنے والدین کو بھی آج کے دن کی دعوت دی ہوئی تھی۔ عصر کی نماز کے فوراً بعد قاری عبدالہادی نے نمازیوں کو سمر کیمپ کے رزلٹ کے لئے روک لیا تھا۔ الحمد اللہ تمام نمازی حضرات بڑی دلجمعی کے ساتھ بیٹھ کر آخری تقریب دیکھنے لگے۔ اب تمام نمازیوں کی توجہ سامنے تھی۔ عبدالرحمٰن بھائی نے ترانہ پڑھا اور پھر ابوبکر بھائی نے تقریباً 8 منٹ کی تقریر کی جس نے نمازی حضرات کو مزید سکتہ میں ڈال دیا کہ اتنا چھوٹا بچہ کس طرح جہاد کے موضوع پر بے دھڑک بولا چلا جا رہا ہے۔ سب سے اہم انعام جس کا ہر بچے کو انتظار تھا Hero of the Camp ابھی تک نہیں بتایا گیا تھا۔ سب بچے اور نمازی حضرات اس انعام یافتہ بچے کا نام سننے کے لئے بے تاب ہو رہے تھے۔ آخر کار ثاقب بھائی نے ''عبدالرحمٰن'' بھائی کا نام لیا جو کہ ہمارے اس کیمپ کے Hero تھے۔ اس کے بعد ثاقب بھائی نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔ بچوں کے والدین کو چند جملوں میں اپنے بچوں کو ترتیب واصلاح کے حوالے سے نصیحت کی اور اس کے ساتھ ہی ہماری چھوٹی سی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اب اگلے دن بچوں نے Tour پر جانا تھا جس کا سارا انتظام یاسر بھائی' فہد بھائی اور بلال بھائی نے کیا تھا۔ Tour کے لئے بچوں کو Sky Land Park لے کر گئے جہاں بچے خوب نہائے۔ سب سے اچھا اسامہ بھائی نہائے جو کہ تقریباً سارا وقت پانی میں ہی رہے۔ اس کے علاوہ احمد بھائی بھی اچھا نہائے جو کہ ہماری الحمد یہ روضہ سوسائٹی کے مسئول اور قاری عبدالہادی صاحب کے صاحبزادے بھی ہیں۔ نہانے کے بعد اب ہمارا واپسی کا سفر تھا' بچے نہا کر تھک چکے تھے۔ واپسی کے سفر کے ساتھ ہی ہمارا کیمپ اپنے اختتام کو پہنچا۔ کیمپ کے اختتام پر ہم نے بچوں میں فنڈ باکس بھی تقسیم کئے اور نشانہ بازی بھی کروائی۔ نشانہ بازی میں کچھ بھائی کافی نمایاں رہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان ننھے مجاہدوں کی حفاظت کرے اور ان سے اپنے دین کا زیادہ سے زیادہ کام لے اور کفار کی بڑھتی ہوئی سازشوں سے نمٹنے کے لئے ان مجاہدوں کو خالد بن ولید t' سعد بن ابی وقاص t' عبیدہ بن جراح t جیسے جید صحابہ کرام y کا کردار پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عربی سیکھنا اب بہت آسان

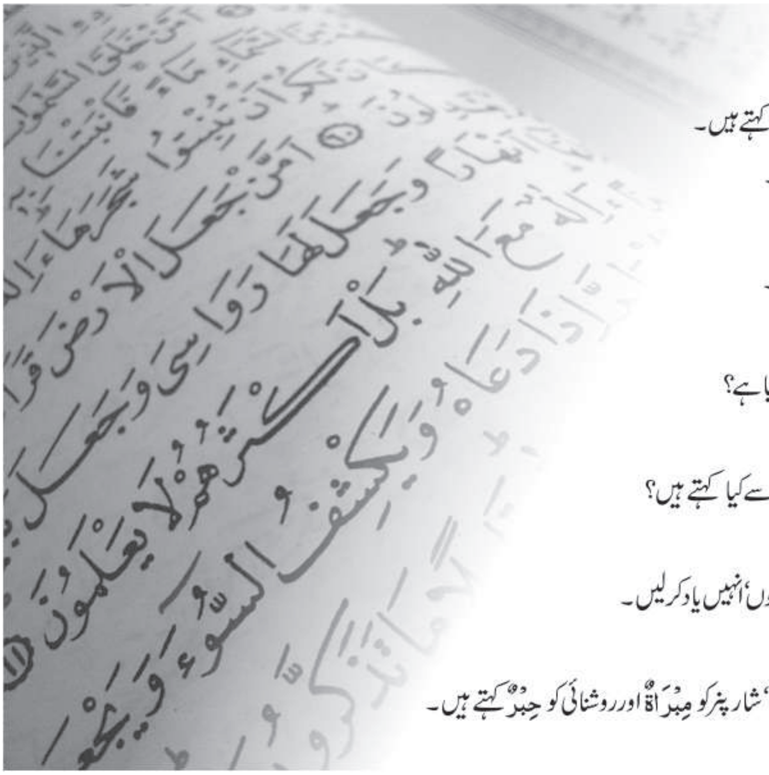

عبداللہ! السلام علیکم رحمتہ اللہ و برکاۃ

عبدالرحمٰن وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ و برکاۃ

عبداللہ کیا آپ جانتے ہیں کہ قمیض کو عربی میں کیا کہتے ہیں۔

عبدالرحمٰن جی! قمیض کو عربی میں ''قَمِیْصٌ'' کہتے ہیں۔

عبداللہ اور شلوار کو کیا کہتے ہیں؟

عبدالرحمٰن شلوار کو عربی میں ''السَّرَاوِیْلُ'' کہتے ہیں۔

عبداللہ جزاک اللہ

عبدالرحمٰن آپ کے پاس نوٹ بک ہے اس کی عربی کیا ہے؟

عبداللہ اس کو عربی میں کُرَّاسَۃٌ کہتے ہیں۔

عبدالرحمٰن اور یہ جو آپ کے پاس جیومیٹری بکس ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

عبداللہ اسے عُلْبَۃٌ کہتے ہیں۔

عبدالرحمٰن میں آپ کو کچھ مزید الفاظ کی عربی بھی بتاتا ہوں انہیں یاد کرلیں۔

عبداللہ جی ضرور

سکیل یعنی پیمانے کو مِسْطَرَۃٌ ربڑ کو مِمْحَاۃٌ شارپنر کو مِبْرَاۃٌ اور روشنائی کو حِبْرٌ کہتے ہیں۔

عبدالرحمٰن جزاک اللہ عبداللہ بھائی۔

کفار کی شکست، بکرا، قربانی، مجاہدین، کھال، حج مبرور

ک	ا	س	د	ف	ع	و	ق	م	ع	ق	س	ف	ھ	و
ط	ف	ع	ث	ذ	ق	د	س	ح	ج	م	ب	ر	و	ر
ۃ	ع	ا	ق	ز	ی	ر	و	گ	ن	ا	ع	ت	ر	گ
ی	ر	ت	ر	ژ	ے	گ	ب	ف	م	ۃ	ہ	ء	ع	ت
ق	ت	م	ب	ک	ر	ا	و	ا	ل	ک	ء	د	و	ع
و	ء	د	ز	د	ی	ن	ت	ق	ن	ج	ت	ی	ی	و
ع	ی	ط	ث	ش	ق	ش	ع	ع	ر	ی	ر	ۃ	ق	ن
ث	ۃ	ک	ھ	ا	ل	ط	ک	ء	ق	ہ	ت	ط	ع	ا
ر	ہ	گ	ف	د	س	ا	ق	س	و	ر	ق	ء	ت	د
ث	ز	و	ء	ت	ر	س	ز	ھ	ت	و	ع	ر	ہ	ف

پزل گیم

نیچے دی گئی تصویر کے تمام حصوں کو کاٹ کر علیحدہ کرلیں اور دی ہوئی تصویر کے مطابق مکمل کر کے اس کے نمبرز کی ترتیب ہمیں ارسال کریں۔ درست ترتیب ارسال کرنے والوں میں قرعہ اندازی کے ذریعے انعامات تقسیم کیے جائیں گے۔

شمارہ نمبر 128 کے انعام یافتگان

1-ماریہ شکیل بنت شکیل احمد
سانگلہ ہل ضلع ننکانہ

2-بلال بن غلام رسول
جامعہ الدراسات کراچی

3- ابن حافظ عبدالسمیع عاصم
جامعہ مسجد محمدی اہلحدیث حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

بچوں کی سائنس

مزیدار فوارہ

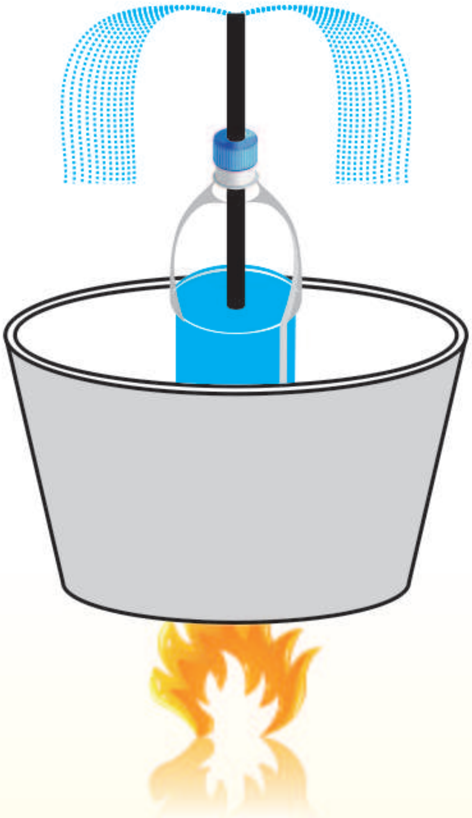

پیارے ننھے سائنسدانو!

متوجہ ہوں!

آج آپ کو فوارہ دیکھنے پارک میں نہیں جانا پڑے گا۔

بتائیے کیوں؟

کیوں کہ آج آپ گھر پر ہی خوبصورت اور مزیدار فوارہ بنا کر لطف اندوز ہو سکیں گے۔

اب جلدی سے پیسے جمع کروائیں سامان لانے کے لئے۔

ہو گئے پیسے اکٹھے......؟

جی جی......!!

اب یہ پیسے فلاح انسانیت فاؤنڈیشن کے غلے میں ڈال دیں' کسی غریب کے کام آئیں گے کیونکہ سامان تو آپ کو گھر سے ہی مل جائے گا۔

اب سامان کی فہرست دیکھ لیں۔

ایک تنگ منہ والی بوتل ڈھکن کے ساتھ' چکنی مٹی' ایک پلاسٹک کی نالی' ایک بڑی کیل جو نالی میں فٹ آ سکے' سیاہی' ایک نوک دار چیز جس سے آپ ڈھکن میں سوراخ کر سکیں اور ایک گرم پانی سے بھرا ہوا برتن۔ نالی کی جگہ آپ کا مارکر بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ اس کا ڈھکن اتار لیں اور اس کو اندر سے خالی کر لیں۔ اس کا سکہ بھی نکال دیں۔ اب یہ آپ کے تجربے کے لئے نالی کے طور پر استعمال ہو سکتا ہے۔

لیں جی! سامان اکٹھا ہو گیا۔

سب سے پہلے ڈھکن میں اتنا سوراخ کریں کہ نالی اس میں فٹ آ سکے۔ اب بوتل میں پانی بھر لیں اور اس میں سیاہی ملا کر اچھی طرح ہلا لیں۔ نالی اور ڈھکنے کے گرد اچھی طرح چکنی مٹی لگائیں تاکہ ہوا نہ گزر سکے۔ گندھا ہوا آٹا بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ڈھکن کو بوتل پر اچھی طرح لگا دیں اور کیل کو نالی کے اوپر رکھ دیں۔ اب بوتل کو گرم پانی کے برتن میں رکھیں۔ جیسے ہی بوتل گرم پانی میں جائے گی تو بوتل کے اندر ہوا اور پانی گرم ہونا شروع ہو جائے گا۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہوا گرم ہو کر پھیلتی ہے۔ گرم ہوا کو باہر نکلنے کے لئے جگہ نہیں ملے گی اور وہ بوتل کے پانی پر دباؤ ڈالے گی اور پانی نالی کے ذریعے فوارے کی شکل میں نکلنا شروع کر دے گا۔

دیکھا کتنا سستا اور پیارا فوارہ!!!

(ساجد الرحمٰن)

آدھی ملاقات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا حال چال ہے؟ امید ہے آپ پرسکون زندگی گزار رہے ہوں گے۔ شمارہ نمبر 128 پڑھا تو دل باغ باغ ہوگیا۔ ''کمانڈو مرغی'' پڑھ کر جذبہ بڑھ گیا کہ ہمارے مجاہدین جنگلوں میں زندگی گزارتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان محنتوں کو قبول فرمائے اوران کی مزید حفاظت فرمائے (آمین)۔ اسی طرح ''جب جان ان پر فدا ہوگی'' بہت اچھی تحریر تھی۔

والسلام

حافظ صہیب عاصم۔ گوجرانوالہ

☆☆☆☆☆

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کرتی ہوں کہ خیریت سے ہوں گے۔ بھیا! میں آپ کو آخری وارننگ دے رہی ہوں اگر اب بھی ہمارا خط اور نظم شائع نہ کئے تو پھر ہم ردی کی ٹوکری ہٹاؤ تحریک شروع کردیں گے۔ (بڑے شوق سے) اگلی دفعہ میں تحریر بھیج رہی ہوں، اگر شائع کریں گے تو بتادیں ورنہ میں اپنی چھوٹی سی تحریر نہ بھیجوں۔ (واہ بھئی! اتنی دھونس) 128 شمارے میں تو آدھا صفحہ خالی دیکھ کر بہت غصہ آیا کہ اس آدھے خالی صفحے پر ہمیں جگہ کیوں نہ دی گئی۔ (کیونکہ وہ حصہ تو کاٹا جانا تھا جس سے آپ کی تحریر ضائع ہوجاتی) بھیا اگر آپ یہ خط شائع کردیں گے تو ٹھیک ورنہ "اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ o

(دانیہ کنول۔ مرید کے)

☆☆☆☆☆

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کئی ممالک...... اربوں مسلمان...... ہر قسم کے وسائل ......لیکن؟...... افسوس صد افسوس...... شرمندگی...... بے حسی ......لاچارگی ہے کہ گستاخ ......

بدتہذیب...... بداخلاق...... یہودی...... عیسائی اور...... ہندو جنہوں نے ہمارے پیارے نبی ﷺ کے کبھی نعوذ باللہ...... خاکے...... کارٹون...... اور اب شرانگیز فلم بنائی جس میں ہمارے پیارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کرکے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ امریکہ و یورپ کبھی قرآن پاک اور کبھی رسول اکرم ﷺ کی بے حرمتی کرتے ہیں...... لیکن؟...... ہمارے سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہم نے آج اسلام کے لئے کیا کیا ہے؟ آج یہودی و عیسائی صرف مسلمانوں کی بے حسی دیکھ کر یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔ اب ہمیں چاہیے کہ ہم اس گستاخی کا امریکہ کو بھرپور طریقے سے جواب دے اور ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اپنا حق ادا کریں تاکہ کل قیامت کے دن آپ ﷺ کے سامنے ہم سرخرو ہوسکے۔

والسلام

(محمد عظیم اسلم۔ پتوکی)

☆☆☆☆☆

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قیامت صغریٰ کا منظر پیش کرتا ہوا شمارہ نمبر 127 کا ٹائٹل سمیت روضۃ الاطفال اور اس پر مزید یہ کہ جلی حروف میں ٹائٹل پر کندہ ''جب جذبوں کی جیت ہوئی'' نے تو روضہ کو پانچ چاند لگادیے (چار چاند کم ہوتے ہیں دراصل)۔ آپ سے التجائیہ گزارش ہے کہ پزل گیم والے شمارہ میں ''بوجھو تو جانیں'' کی جگہ سلسلہ سوال وجواب شروع کرلیں تو موثر ہوگا۔ (آپ کی تجویز پر عمل کی کوشش ہوگی)۔ اس شمارہ میں میرے لئے سب سے پرکشش صفحہ تصویری نمائش کا تھا۔ واللہ! کیا بتاؤں کس قدر خوبصورت تھا۔ اول نمبر آنے والی تصویر سچ مچ داد تحسین کی حقدار ہے اور لگتا ہے آپ سے ہمارا گلہ مستقل رہنا ہے کہ ہمیں آرٹ گیلری میں جگہ کیوں نہیں ملی۔ خیر فی امان اللہ

سعید آصف

☆☆☆☆☆

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کرتے ہیں کہ آپ کے حال اچھے بھلے ہوں گے۔ ہم بھی شروع دن سے اس رسالے کی قاریہ ہیں لیکن لکھنے کی جسارت اب ہی کررہے ہیں۔ اب خیر ہم نے ہمت کی ہے تو اب پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں۔ روضہ نے آج کے بچوں کو ایک نیا جوش اور ولولہ دیا ہے، جس سے بچے اپنی زندگی کو علم کے ڈھانچے میں ڈھال کر گزار سکیں گے۔ آدھی ملاقات میں بھیا کچھ زیادہ ہی مصروف ہوگئے ہیں۔ اب بیٹھے بیٹھے یا کڑوے کسیلے جواب پڑھنے کو نہیں ملتے۔ آخر میں حامد بھائی کا منفرد تجربہ بہت اچھا رہا۔ بھیا جی! ہمیں بھی آدھی ملاقات میں جگہ دے دیں۔ ہماری تحریر و خط شائع کرکے ہمارے اوپر احسان فرمائیں۔ ویسے تو آپ کے ہمارے اوپر کافی احسانات ہیں کہ آپ آج کے گئے گزرے دور میں ہماری اصلاح کے لئے دن رات محنت و مشقت کررہے ہیں۔

اللہ اس قوم کا حامی و ناصر ہو

(اخت ابتسام الٰہی ساجد، اخت محمد وقاص احمد۔ نوکھر)

☆☆☆☆☆

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم ایڈیٹر صاحب! آپ کا رسالہ الحمدللہ پوری آب و تاب سے چمک دمک رہا ہے اور ہماری پسندیدگی میں مزید اضافہ کررہا ہے۔ اللہ اس کے بنانے والوں، اسے شائع کرنے والوں اور اس میں لکھنے والوں کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کی انتھک محنتوں کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ آمین

مجھے رسالے سے نہیں آپ سے ایک شکایت ہے کہ میں جو کچھ بھی بھیجتی ہوں وہ نہ تو شائع ہوتا ہے اور نہ ہی ناقابل اشاعت میں نام ہوتا ہے۔ طویل عرصے بعد بھی میری تحریر شائع نہیں ہوتی۔ مجھے تحریر نہ پہنچنے کا ڈر نہیں کیونکہ بھائی تحریر آپ کے ہاتھوں میں پکڑا آتے ہیں۔ پھر ایسا کیوں ہے۔ مہربانی کرکے میری الجھن دور کریں۔ (فی الحال تو خط کی اشاعت پر خوش ہوں باقی ....)

والسلام

(حمیرا عبدالحمید۔ لاہور)

المحمدیہ روضہ سوسائٹی پاکستان کے زیر اہتمام

انٹر سکولز

حرمت رسول ﷺ تقریری مقابلہ

عنوان

حرمت رسول ﷺ پر جان بھی قربان ہے

جب تک نہ کٹ مروں خواجہ بطحا ﷺ کی حرمت پر

راولپنڈی 0321-9540981	گوجرانوالہ 0332-6263645	سیالکوٹ 0332-8618551	سرگودھا 0303-4002334
فیصل آباد 0321-7818532	لاہور 0331-4773010	اسلام آباد 0322-7200699	پشاور 0331-9231898
ساہیوال 0333-5963202	ملتان 0323-3404546	بہاولپور 0305-8362862	میرپور 0322-9890779

میں ہو رہا ہے۔

قواعد و ضوابط

- صرف ہائی سکولوں کے ریگولر طلباء مقابلہ میں شرکت کے اہل ہوں گے۔
- تقریر کا دورانیہ 3 سے 5 منٹ ہوگا۔
- ججز کا فیصلہ حتمی ہوگا۔
- تلفظ، خود اعتمادی، اندازِ بیان اور تقریری مواد کے الگ الگ نمبرز ہوں گے۔
- رجسٹریشن فارم پر ہر طالب علم کا مکمل بائیو ڈیٹا، ایک تصویر اور سربراہ ادارہ کی تصدیق لازمی ہے۔
- وقت کی پابندی از حد ضروری ہے۔
- ہر سکول سے زیادہ سے زیادہ دو طالب علم حصہ لے سکتے ہیں۔ جن کا موضوع ایک دوسرے سے مختلف ہوگا۔

المحمدیہ روضہ سوسائٹی پاکستان 042-3724275